بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡفَضۡلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰	۲۱ ماہ شہادت ۱۳۲۱ھش	۴ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ	۲۱ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء	نمبر ۹۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر بجٹ پر غور کرنے کے لئے جو سب کمیٹی مقرر فرمائی تھی۔ آج قصر خلافت میں اس کا اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے بھی شمولیت فرمائی رات کے دس بجے کمیٹی کا اجلاس ختم ہو گیا۔

آج دوپہر ڈاکٹر حاجی خانصاحب یوسف زئی نے اپنے لڑکے محمد عیسےٰ خان کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے احباب کو مدعو کیا گیا

خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ گریزن انجینئر کی لڑکی کا آج رخصتانہ ہوا۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

ترجمۂ قرآن انگریزی کی اشاعت

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

احباب کو معلوم ہے۔ کہ مجلس شوریٰ نے کثرت رائے سے مجھے یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ ترجمۂ قرآن انگریزی جنگ کے بعد انگلستان میں طبع کروایا جائے۔ مگر چونکہ اقلیت کی تعداد بھی کافی زیادہ تھی۔ میں نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ اگر بعض احباب قرض کے طور پر اس شرط پر روپیہ دیدیں کہ جوں جوں قرآن کریم فروخت ہوتا جائے۔ اُن کی رقم انہیں واپس ملتی جائے۔ تو ایک مختصر تعداد ابھی طبع کروالی جائے۔ تا کہ جنگ کے دنوں میں انگریزی دان طبقہ میں تبلیغ کا راستہ کھل جائے۔ اس فیصلہ کے بعد لجنہ اماء اللہ نے مجھ سے درخواست کی۔ کہ یہ کام ہم عورتوں کے سپرد کیا جائے ہم یہ رقم مہیا کر دینگی۔ چنانچہ اُن کے کل کے مختصر اجلاس میں قادیان کی چند عورتوں نے چھ سو روپے کے وعدے لکھوا دیئے۔ اور وہ امید کرتی تھیں کہ ایک دو ہفتہ میں وہ مطلوبہ رقم پوری کر سکیں گی۔ اس کے علاوہ مردوں کی طرف سے کل تک ایک ہزار کے وعدے آ چکے ہیں۔ مگر آج جو میں نے ڈاک کھولی۔ تو ایک دوست جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ ان کا خط ملا۔ کہ وہ دس ہزار روپیہ اس غرض کے لئے دینا چاہتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ وہ دوست فوراً محاسب صاحب کے نام روپیہ بھجوا دیں:۔

پس اس اعلان کے ذریعہ سے میں سب دوستوں کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ اب صرف ساڑھے تین ہزار کی رقم کی ضرورت ہے۔ جو دوست ثواب لینا چاہتے ہیں جلد اطلاع دیں۔ ایسا نہ ہو۔ کوئی بڑی رقم دینے والے دوست آگے بڑھیں اور ثواب لے جائیں۔ روپیہ دو ہفتہ کے اندر مل جانا چاہیئے۔ والسلام

خاکسار:- مرزا محمود احمد

اس اعلان کے لکھے جانے کے بعد مزید اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اور اب صرف اڑھائی ہزار روپیہ کی کمی باقی ہے:۔

تحریک جدید کا مرکزی تبلیغی فنڈ اور ۳۱ مئی

فرمایا:۔

"اگر آپ معذوری سے پہلی فہرست میں شامل نہیں ہوسکے۔ تو آپ اللہ تعالیٰ کے حضور پہلی فہرست میں آجائیں گے۔ بشرطیکہ آپ سستی سے کام نہ لیں"۔

تحریک جدید کی پہلی فہرست میں معذوری سے شامل نہ ہوسکنے والو! حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد آپ کی امیدوں کو بڑھا رہا ہے۔ اور آپ کے ایمان سے اپیل کر رہا ہے۔ کہ جس قدر جلد سے جلد ہوسکے تحریک جدید کے چندہ کا عہد پورا کرلیں۔ مگر ۳۱ مئی سے پہلے پہلے ادائیگی کرنا اس لئے ضروری ہے کہ "تحریک جدید کے "مرکزی تبلیغی فنڈ" کی قسط ادا کرنی ہے"۔ اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا۔ یقیناً ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔ پس قبل اس کے کہ آپ کو ۳۱ مئی کا دن آوے۔ آپ اپنا سال ہشتم کا وعدہ سو فی صدی مرکز میں داخل کرچکے ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

خدام الاحمدیہ مخلوقِ خدا کی خدمت کریں

مگر کیا آپ اس کے لئے تیار بھی ہیں۔

کیا آپ مصیبت زدوں کی بروقت امداد کے لئے فرسٹ ایڈ اور ضروری مرہم پٹی کی تعلیم حاصل کرچکے ہیں؟

کیا آپ نے بیکاروں کو تلاش روزگار میں مدد دینے کی نیت سے صاحب رسوخ اور ذی اختیار افسروں سے واقفیت حاصل کرلی ہے؟

کیا آپ نے اپنی بے کاری کو دُور کرلیا۔ تاکہ دوسروں کی مدد کرسکیں؟

کیا آپ نے غریبوں اور بے کسوں کی امداد کے ذرائع پر غور کرلیا ہے؟

کیا آپ اپنی صحت کا خیال رکھتے ہیں۔ تاکہ دوسروں کی مدد کرسکیں؟

کیا آپ نے دینی تعلیم حاصل کرلی ہے۔ تاکہ دوسروں کو دین حق کی تبلیغ کریں؟

مجھے امید ہے کہ آپ نے ان سب امور کی طرف توجہ کی ہوگی۔

خاکسار ملک سیف الرحمٰن مہتمم خدمت خلق قادیان

ترجمۃ القرآن انگریزی کی اشاعت

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ عنوان مندرجہ بالا سے جو اعلان ۱۴ اپریل ۱۹۴۲ء کے اخبار الفضل میں شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے یہ لکھا گیا ہے۔ کہ "ہر حصہ کی قیمت ۱۰ روپے فی نسخہ تجویز کی گئی ہے"۔ دراصل اس حصہ کی قیمت ۱۰ روپے نہیں ہوگی بلکہ اس سے زیادہ ہوگی۔ اور دس روپیہ کی رقم بطور پیشگی طلب کی گئی ہے۔ جو بعد میں اصل قیمت میں مجرا دی جائے گی۔ ناظر بیت المال

درخواستہائے دعا

(۱) جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے کا صاحبزادہ مرزا مبارک احمد ایک عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اور ابھی تک باوجود پوری کوشش اور سعی سے علاج کرنے کے افاقہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ احباب جماعت عزیز کی صحتیابی کیلئے خصوصیت سے دعا کریں (۲) چودھری شیر محمد صاحب نلونڈی جھنگلاں کا اکلوتا بچہ فضل محمد سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

دعائے مغفرت:۔ میرے بڑے بھائی ایم عبد الرحمٰن صاحب کٹی ۱۱-۱۲ اپریل کی درمیانی شب ایک طویل علالت کے بعد انتقال کرگئے۔ مرحوم بہت پرانے احمدی تھے۔ اور مالابار کی جماعت کے ایک مفید رکن تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ ایم۔ احمد از کالی کٹ۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب یکم تا ۳۱ مارچ ۱۹۴۲ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

۵۷۱۔ زینب بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۵۷۲۔ حشمت بی بی صاحبہ ؍؍
۵۷۳۔ فیروز دین صاحب ؍؍
۵۷۴۔ فضل بی بی صاحبہ ؍؍
۵۷۵۔ عنایت اللہ صاحب ؍؍
۵۷۶۔ ہدایت اللہ صاحب ؍؍
۵۷۷۔ مختاراں بیگم صاحبہ ؍؍
۵۷۸۔ نواب خانصاحب ؍؍
۵۷۹۔ بسجو صاحب ؍؍
۵۸۰۔ یوسف صاحب ؍؍
۵۸۱۔ اللہ دتا صاحب ؍؍
۵۸۲۔ عبد العزیز صاحب ؍؍
۵۸۳۔ فقیر محمد صاحب نمبردار ؍؍
۵۸۴۔ نذیر احمد صاحب ؍؍
۵۸۵۔ شریف صاحب ؍؍
۵۸۶۔ لطیف احمد صاحب ؍؍
۵۸۷۔ بشیر احمد صاحب ؍؍
۵۸۸۔ سرداراں بی بی صاحبہ ؍؍
۵۸۹۔ نذیرہ بی بی صاحبہ ؍؍
۵۹۰۔ سلیمہ بی بی صاحبہ ؍؍
۵۹۱۔ محمد حسین صاحب ؍؍
۵۹۲۔ غلام حسین صاحب ؍؍
۵۹۳۔ نصیر احمد صاحب ؍؍
۵۹۴۔ بشیر احمد صاحب ؍؍
۵۹۵۔ مختار احمد صاحب ؍؍
۵۹۶۔ عنایت بیگم صاحبہ (عرف سنتی) ؍؍
۵۹۷۔ ریشم بی بی صاحبہ ؍؍
۵۹۸۔ مہرالدین صاحب ؍؍
۵۹۹۔ زینب بی بی صاحبہ ؍؍
۶۰۰۔ جماعت علی صاحب ؍؍
۶۰۱۔ مختار بی بی صاحبہ ؍؍
۶۰۲۔ سرداراں بی بی صاحبہ ؍؍
۶۰۳۔ خورشید احمد صاحب ؍؍
۶۰۴۔ رمضان صاحب ؍؍
۶۰۵۔ عبد الکریم صاحب ضلع گورداسپور
۶۰۶۔ سرداراں بیگم صاحبہ ؍؍
۶۰۷۔ عبد الخالق صاحب ؍؍
۶۰۸۔ عبد المالک صاحب ؍؍
۶۰۹۔ فضل الدین صاحب ؍؍
۶۱۰۔ لوبا صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۱۱۔ سید محمد خان صاحب پونچھ
۶۱۲۔ کالا خان صاحب ؍؍
۶۱۳۔ محمد اکبر خان صاحب ؍؍
۶۱۴۔ نور الدین صاحب پٹیالہ
۶۱۵۔ فتح محمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۶۱۶۔ علی احمد صاحب ؍؍ ؍؍
۶۱۷۔ خورشید بیگم صاحبہ ؍؍ ؍؍
۶۱۸۔ محمد علی صاحب ؍؍ گجرات
۶۱۹۔ فاطمہ بی بی صاحبہ ؍؍ سیالکوٹ
۶۲۰۔ منشی صاحب ؍؍ ؍؍
۶۲۱۔ حبیب اللہ صاحب مظفر آباد (کشمیر)
۶۲۲۔ حلیمہ بیگم صاحبہ کلابہ (بمبئی)
۶۲۳۔ محمد حسین خانصاحب مردان
۶۲۴۔ میاں محمد یوسف صاحب ؍؍
۶۲۵۔ ؍؍ محمد یونس صاحب ؍؍
۶۲۶۔ نعیمہ خاتون صاحبہ بہاولپور
۶۲۷۔ سعیدہ خاتون صاحبہ ؍؍
۶۲۸۔ میاں فضل حسین صاحب ضلع گجرات
۶۲۹۔ غلام محمد صاحب ؍؍ گوجرانوالہ
۶۳۰۔ مہر بی بی صاحبہ ؍؍ ؍؍
۶۳۱۔ احمد دین صاحب ؍؍ ؍؍
۶۳۲۔ اکبر علی صاحب لاہور
۶۳۳۔ مبارکہ بی بی صاحبہ حیدرآباد دکن
۶۳۴۔ محمد یوسف صاحب شیخوپورہ
۶۳۵۔ مرزا عظیم بیگ صاحب ؍؍
۶۳۶۔ اللہ دتا صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۳۷۔ غلام حیدر صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۳۸۔ حسین بی بی صاحبہ ؍؍ ؍؍
۶۳۹۔ محمد اسمٰعیل صاحب ؍؍ ؍؍
۶۴۰۔ تاج دین صاحب ؍؍ ؍؍
۶۴۱۔ میاں جلال الدین صاحب بنگلور
۶۴۲۔ شیخ شریف اللہ صاحب کٹک
۶۴۳۔ رحمت خان صاحب ؍؍
۶۴۴۔ اسمٰعیل صاحب منٹگمری
۶۴۵۔ رحمت اللہ صاحب نابھہ
۶۴۶۔ قاسم صاحب گجرات
۶۴۷۔ جانی بی بی صاحبہ پوری
۶۴۸۔ سلطان احمد صاحب ضلع امرتسر
۶۴۹۔ صادق علی صاحب ؍؍ ؍؍
۶۵۰۔ امینہ بی بی صاحبہ ؍؍ ؍؍
۶۵۱۔ اللہ جوائی صاحبہ ؍؍ ؍؍
۶۵۲۔ رحمت بی بی صاحبہ شیخوپورہ
۶۵۳۔ بوڑے خانصاحب ؍؍ امرتسر
۶۵۴۔ ستھو بی بی صاحبہ ؍؍ ؍؍
۶۵۵۔ عاشق احمد صاحب ؍؍ ؍؍
۶۵۶۔ عنایت بیگم صاحبہ لاہور
۶۵۷۔ فیض الرحمٰن صاحب فیضی پشاور
۶۵۸۔ چودھری جلال خانصاحب سیالکوٹ
۶۵۹۔ خان زادہ صمیم کھرل لائلپور
۶۶۰۔ راجہ محمد فیروز خان صاحب وزیرستان
۶۶۱۔ عبد الحق بیگ صاحب ضلع منٹگمری
۶۶۲۔ محمد جناب علی صاحب ٹیپرا (بنگال)
۶۶۳۔ عبد الرحیم صاحب ہیڈ ماسٹر ضلع گورداسپور
۶۶۴۔ منظور احمد صاحب ؍؍ ؍؍
۶۶۵۔ غفور احمد صاحب ؍؍ ؍؍
۶۶۶۔ نثار احمد صاحب ؍؍ ؍؍
۶۶۷۔ نصیر احمد صاحب ؍؍ ؍؍
۶۶۸۔ محمد بی بی صاحبہ ؍؍ ؍؍
۶۶۹۔ ایک دوست قادیان
۶۷۰۔ ظفر محی الدین صاحب گورداسپور

اپنے عقائد کی صداقت میں مؤکد بعذاب حلف اٹھانے سے مولوی محمد علی صاحب کا انکار

دعوتِ فیصلہ

"الفضل" (۱۲ر مارچ) میں جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد دکن کا ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔ جس میں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ اگر وہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہیں تھے۔ اور آپ کا انکار کفر نہیں۔ تو آئیں۔ اور اس کا خدا تعالیٰ سے فیصلہ کرالیں۔ جس کا طریق یہ ہے۔ کہ وہ ایک جلسۂ عام میں اپنے عقائد کے متعلق مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں۔ اگر انہوں نے ایسی قسم اٹھالی۔ تو ان کو ایک ہزار روپیہ اسی وقت انعام دے دیا جائیگا اور پھر ایک سال تک اگر ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی گرفت نہ ہوئی۔ تو مزید دس ہزار روپیہ ان کو انعام دیا جائے گا۔

مولوی محمد علی صاحب کا جواب

ظاہر ہے۔ کہ یہ مطالبہ نہایت معقول ہے۔ اور کوئی شخص جو اپنے عقائد کے درست ہونے پر یقین رکھتا ہو۔ ایسی قسم اٹھانے سے انکار نہیں کرسکتا۔ بالخصوص ایسی صورت میں جبکہ گیارہ ہزار روپیہ کا گرانقدر انعام بھی اُسے ملتا ہو۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے اس مطالبہ کے جواب میں ایسا رویّہ اختیار کیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک اور آپ کے طریق عمل کے صریح خلاف ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ۳۰ر مارچ کے مضمون میں جو نہ معلوم کس مصلحت کے ماتحت دو ہفتہ بعد یعنی ۱۴ر اپریل کے "پیغام صلح" میں شائع کیا گیا ہے۔ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اپنے پُرانے دلائل کا اعادہ کرتے ہوئے مطالبۂ حلف سے ان الفاظ میں انحراف کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ

"جہاں تک مجھ سے حلف مؤکد بعذاب کا مطالبہ ہے۔ میں اس کے لئے صرف ایک بات چاہتا ہوں۔ یعنی یہ کہ سیٹھ صاحب نے جو خدا سے فیصلہ لینے کا طریق ظاہر کیا ہے۔ اس کی کوئی سند خدا کے کلام میں یا اس کے رسُول کی حدیث میں ہے؟ آخر ہمارا مذہب بچوں کا کھیل تو نہیں۔ کہ جو شخص جو بات چاہے منوا ہے سے نکال دے۔ سیٹھ صاحب نے خود یا کسی کے کہنے پر یہ لفظ تو لکھ دیئے۔ کہ "آیئے ہم خدا تعالیٰ سے اس کا فیصلہ کرالیں۔" لیکن یہ نہ سوچا۔ کہ اگر خدا تعالیٰ سے فیصلہ لینا ہے۔ تو جو طریق فیصلہ لینے کا پیش کرتے ہیں۔ اس کی کوئی سند خدا کے کلام میں ہی ہونی چاہیئے۔"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب کے نزدیک خدا تعالیٰ سے فیصلہ کرانے کا یہ طریق نہیں۔ کہ کسی سے مؤکد بعذاب حلف اُٹھانے کا مطالبہ کیا جائے۔ بلکہ یہ کہنا۔ کہ "آیئے ہم خدا تعالیٰ سے اس کا فیصلہ کرالیں" اُن کے نزدیک مذہب کو بچوں کا کھیل بنا دینا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق عمل

مولوی صاحب کے اس نظریہ کی صحت یا عدم صحت کا اندازہ لگانے کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طریق عمل پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کیا تھا۔ آیا آپ نے کبھی اس قسم کا مطالبہ کیا۔ یا نہیں۔ کیونکہ باوجود اور کئی اختلافات کے غالباً مولوی صاحب کو بھی اس امر سے انکار نہیں ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ پس آپ کا ہر قول اور فعل ہمارے لئے نمونہ اور اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیم دُنیا کے سامنے پیش کرنے والا ہے۔ اس نقطۂ نگاہ کے ماتحت جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو دیکھا جاتا ہے۔ تو ان سے یہ امر صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے مخالفین کو بارہا اس طریق فیصلہ کی طرف بلایا۔ اور اس کا نام خدا تعالیٰ سے فیصلہ کرانا ہی رکھا۔ مثال کے طور پر "انجام آتھم" ملاحظہ ہو جس میں عیسائیوں اور ان کے مباحثات کا ذکر کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"مباحثات کے نیک نتیجہ سے تو نومیدی ہو چکی۔ بلکہ جیسے جیسے مباحثات بڑھتے جاتے ہیں۔ ویسے ہی کینے بھی ساتھ ہی ترقی پکڑتے جاتے ہیں۔ سو اس نومیدی کے وقت میں میرے نزدیک ایک نہایت سہل و آسان طریق فیصلہ ہے۔ اگر پادری صاحبان قبول کریں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس بحث کا جو حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ **خدا تعالیٰ سے فیصلہ کرایا جائے۔**"

پھر لکھا ہے:-

"**ایسا خدائی فیصلہ** کرانے کے لئے سب سے زیادہ مجھے جوش ہے۔ اور میری یہی مراد ہے۔ کہ اس طریق سے یہ روز کا جھگڑا انفصال پاجائے۔"

پھر اس فیصلہ کا طریق آپ نے یہ تحریر فرمایا۔ کہ:-

"ہم دونوں مع اپنی اپنی جماعتوں کے میدانِ مقررہ میں حاضر ہو جائیں۔ اور خدا تعالیٰ سے دُعا کے ساتھ یہ فیصلہ چاہیں کہ ہم دونوں میں سے جو شخص درحقیقت خدا تعالیٰ کی نظر میں کاذب اور مورد غضب ہے خدا تعالیٰ ایک سال میں اس کاذب پر وہ قہر نازل کرے۔ جو اپنی غیرت کے رو سے ہمیشہ کاذب اور مکذب قوموں پر کیا کرتا ہے۔"

اس کے ساتھ ہی آپ نے عیسائیوں کے لئے انعام بھی تجویز فرمایا۔ اور لکھا۔ کہ:-

"اگر میری تائید میں **خدا کا فیصلہ** نہ ہو۔ تو میں اپنی کل املاک منقولہ و غیر منقولہ جو دس ہزار روپیہ کی قیمت سے کم نہیں ہوں گی عیسائیوں کو دیدونگا۔" (انجام آتھم ص ۲۳)

بے شک اس میں مباہلہ کا ذکر ہے جس میں دونوں طرف سے جماعتیں پیش ہوتی ہیں مگر بہرحال اس کا نام آپ نے خدا تعالیٰ سے فیصلہ کروانا تجویز فرمایا ہے۔ اور اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ مؤکد بعذاب حلف بھی انسان کے جھوٹا ہونے کی صورت میں عذاب پر ہی منتج ہوتی ہے۔ اور مباہلہ کے نتیجہ میں بھی عذاب آتا ہے۔ گویا جھوٹے پر عذاب نازل ہونے کے لحاظ سے مباہلہ اور مؤکد بعذاب حلف میں کوئی فرق نہیں۔ البتہ اتنا فرق ضرور ہے۔ کہ مباہلہ میں اس کا دائرہ اثر وسیع ہوتا ہے۔ اور مؤکد بعذاب حلف میں ایک فرد تک اثر محدود رہتا ہے۔ بہرحال اگر مباہلہ کو خدا تعالیٰ سے فیصلہ کرانا قرار دیا جاسکتا ہے۔ تو مؤکد بعذاب حلف کے ذریعہ بھی خدا تعالیٰ سے ہی فیصلہ کرایا جاتا ہے۔ کیونکہ مؤکد بعذاب حلف میں خدا تعالیٰ سے ہی دُعا کی جاتی ہے۔ کہ وہ حق و باطل میں فیصلہ کرے۔ اور جھوٹے کو ایک سال کے اندر اندر تباہ و برباد کردے۔ اس لحاظ سے سیٹھ صاحب نے یہ بالکل درست لکھا۔ کہ "آیئے ہم خدا تعالیٰ سے اس کا فیصلہ کروالیں"۔ اور اس پر مولوی صاحب کا اعتراض بالکل بے جا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مؤکد بعذاب حلف کا مطالبہ

رہا صرف مؤکد بعذاب حلف کا مطالبہ۔ سو اس کے نظائر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ملتے ہیں۔ مثلاً پادری عبداللہ آتھم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مؤکد بعذاب حلف کا بارہا مطالبہ کیا تھا۔ اور آپ نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ

"اس قسم کا نام قسم آہنی ہے۔ یعنی وہ قسم مؤکد بعذاب موت کھائیں۔ اور ہم آمین کہیں یہ آخری فیصلہ قسم ہے۔" (حاشیہ تبلیغ رسالت جلد ۳- ص ۲۹)

اس حلف کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کن الفاظ میں مطالبہ فرمایا۔ اس کے لئے حضور کے ہی الفاظ ملاحظہ فرمائے جائیں فرماتے ہیں "وہ مجمع عام میں ہماری حاضری کے وقت ان صاف اور صریح لفظوں میں قسم کھا جائیں کہ میں نے میعاد پیشگوئی میں اسلام کی طرف ایک ذرہ رجوع نہیں کیا اور نہ اسلامی صداقت اور عظمت نے میرے دل پر کوئی ہولناک اثر ڈالا اور نہ اسلامی پیشگوئی کی روحانی ہیبت نے ایک ذرہ بھی میرے دل کو پکڑا۔ بلکہ میں مسیح کی الوہیت اور ابنیت اور کفارہ پر پورا اور کامل یقین رکھتا رہا۔ اور اگر میں خلاف واقعہ کہتا ہوں۔ اور حقیقت کو چھپاتا ہوں۔ تو اے قادر خدا مجھے ایک سال کے اندر ایسے موت کے عذاب نازل کر۔ جو جھوٹوں پر ہونا چاہیئے۔ یہ قسم ہے جس کا ہم ان سے مطالبہ کرتے ہیں۔ اور جس کے لئے ہم اشتہارات شائع کرتے کرتے آج تین ہزار روپیہ تک پہنچے ہیں۔" (تبلیغ رسالت جلد ۳- ص ۱۳۹)

اس اشتہار میں تو تین ہزار روپیہ انعام کا ذکر ہے۔ مگر آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پادری عبداللہ آتھم کو مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کے لئے چار ہزار روپیہ انعام کی بھی پیشکش کی۔ لیکن وہ پھر بھی آمادہ نہ ہوا۔ بلکہ اس نے یہ کہکر اپنی جان بچانی چاہی کہ انجیل کے رو سے ایسی قسم کھانا منع ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجیل سے بھی جواب دیا۔ اور بالآخر تحریر فرمایا:-

"الٰہی قانون قدرت۔ اور صحیفۂ فطرت اور انسانی کانشنس خود گواہی دے رہا ہے۔

کہ خصومتوں کے قطع کے لئے انتہائی حد قسم ہی ہے۔ اور ایک راستباز انسان جب کسی الزام اور شبہ کے نیچے آجاتا ہے۔ اور کوئی انسانی گواہی قابل اطمینان پیش نہیں کر سکتا تو بالطبع وہ خدا تعالیٰ کی گواہی سے اپنی راستبازی کی بنیاد پر مدد دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی گواہی یہی ہے۔ کہ وہ اس ذات عالم الغیب کی قسم کھا کر اپنی صفائی پیش کرے۔ اور جھوٹا ہونے کی صورت میں خدا تعالیٰ کی لعنت اپنے اوپر وارد کرے۔ یہی طریق آخری فیصلہ کا نبیوں کے نوشتوں سے ثابت ہوتا ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۶۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ مؤکد بعذاب حلف فیصلہ کا آخری طریق ہے۔ جو نبیوں کے نوشتوں سے ثابت ہے۔ اور اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی اصلی شہادت دنیا پر ظاہر ہوتی ہے۔ کہ وہ کس کے ساتھ ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک یہ طریق جو بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "نبیوں کے نوشتوں سے ثابت ہے" مذہب کو بچوں کا کھیل بنانا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب اگر اپنے عقائد اور دعاوی میں سچے ہیں۔ تو انہیں تو بغیر ایک حبہ انعام ملنے کی امید کے بھی ایسی قسم اٹھانے سے گریز نہیں کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پادری عبد اللہ آتھم کے جواب میں لکھا تھا۔ کہ "اگر صدق الہام اور صدق اسلام پر مجھے قسم دی جائے۔ تو میں آپ سے ایک پیسہ نہیں لیتا۔" (تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۵۸) لیکن انہیں تو گیارہ ہزار روپیہ انعام صرف جناب سیٹھ صاحب دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور جماعت کے دوسرے دوستوں نے جو انہیں انعام کی پیشکش کی ہے۔ وہ اس کے علاوہ ہے۔

آریوں سے مؤکد بعذاب حلف کا مطالبہ

اسی طرح جب لیکھرام کے واقعہ قتل کے بعد آریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام لگایا کہ آپ کی سازش کی وجہ سے لیکھرام قتل ہوا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مطالبہ کیا۔ کہ اگر کوئی آریہ اپنے اس دعوے کو سچا سمجھتا ہے۔ تو وہ ان الفاظ میں قسم کھائے کہ "میں فلاں ابن فلاں قوم فلاں ساکن قصبہ فلاں ضلع فلاں اللہ جلشانہ کی بار بار مقدر کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرزا غلام احمد قادیانی در حقیقت پنڈت لیکھرام کا قاتل ہے۔ اور میں اپنے پورے یقین سے جانتا ہوں۔ کہ بالضرور لیکھرام غلام احمد کی سازش اور شراکت سے قتل کیا گیا ہے۔ اور ایسا ہی پورے یقین سے جانتا ہوں۔ کہ یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں تھی۔ بلکہ ایک انسانی منصوبہ تھا۔ جو پیشگوئی کے بہانہ سے عمل میں آیا۔ اگر میرا یہ بیان صحیح نہیں ہے۔ تو اے خدائے قادر مطلق اس شخص کا سچ ظاہر کرنے کے لئے اپنا یہ نشان دکھلا کہ ایک سال کے اندر اندر مجھے ایسی موت دے۔ کہ جو انسان کے منصوبہ سے نہ ہو۔" (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۸۵) اس قسم کے ساتھ لالہ گنگا بشن کے مطالبہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی کے دس ہزار روپیہ کا انعام بھی تجویز فرمایا۔ مگر وہ پھر بھی مقابلہ میں نہ آیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسلک اور مولوی محمد علی صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس طریق عمل سے ظاہر ہے۔ کہ آپ نے بعض لوگوں سے مؤکد بعذاب حلف کا مطالبہ کیا۔ عذاب کے لئے ایک سال کی میعاد مقرر فرمائی۔ اور پھر مطالبہ حلف کے ساتھ انعام بھی رکھا۔ اور یہی تینوں شرائط جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کے مضمون میں پائے جاتے ہیں۔ پس مولوی صاحب کا اس طریق عمل کو بچوں کا کھیل کہنا بتاتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کو اپنے لئے حجت نہیں سمجھتے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے دعوت فیصلہ

پھر مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ طریق فیصلہ آج جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے ہی پیش نہیں کیا۔ بلکہ آج سے ۲۳ سال پہلے ۱۹۱۹ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اسی طریق فیصلہ کی طرف مدعو کر چکے ہیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا تھا۔

"میں تو ان کے نزدیک جاہل ہوں کم علم ہوں بچہ ہوں۔ خوشامدیوں میں گھرا ہوا ہوں ناتجربہ کار ہوں۔ پھر مجھ سے ان کا مقابلہ کرنا کونسا مشکل کام ہے۔ وہ کیوں مرد میدان بنکر خدا تعالیٰ کی کتاب کے ذریعہ فیصلہ نہیں کر لیتے۔ اور کیوں وہ گیدڑوں اور لومڑیوں کی طرح چھپ چھپ کے حملے کرتے ہیں۔ پھر کیوں خدا پر فیصلہ نہیں چھوڑتے۔ اور خدا سے یہ دعا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ کہ جو جھوٹا ہے اسے تباہ کر۔ انسانی فیصلوں اور راؤں کو جانے دو اور خدا کے سامنے آؤ تاکہ اس سے دعا کی جائے۔ کہ جو جھوٹا ہے وہ ہلاک ہو جائے۔ اور جو سچا ہے وہ بچ جائے۔ کیا خدا تعالیٰ کا فیصلہ جھوٹا ہو سکتا ہے۔ اگر نہیں تو پھر کیوں خدا سے فیصلہ نہیں کرایا جاتا۔ اور کیوں اس طرح تفرقہ نہیں مٹا دیا جاتا۔" (عرفان الٰہی صفحہ ۹۲)

مگر مولوی صاحب نے اس وقت بھی اس طریق فیصلہ کو قبول نہ کیا۔ اور آج بھی ہیت و لیت اور لعل سے کام لے رہے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ انہیں اپنے عقائد کی سچائی پر دلی یقین نہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے حلف اٹھایا تو خدا کی گرفت میں آجائینگے۔

نیکی کیا ہے

نیکی اس بات کا نام نہیں کہ انسان خدا کے حکموں میں سے کسی ایک کو مانے۔ اور اس پر عمل کرے۔ لیکن دوسرے احکام کو رد کرے اور ان کے خلاف چلے۔ بلکہ نیکی کی اصل تعریف یہ ہے یا اسلام کی اصطلاح میں نیک اور پرہیزگار ہم اس شخص کو کہیں گے جو اسلام کے تمام احکام پر عمل کرے۔ اور انہیں بجا لائے چنانچہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملٰئکۃ والکتٰب والنبیین واٰتی المال علیٰ حبہ ذوی القربیٰ والیتٰمیٰ والمسٰکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصٰبرین فی البأساء والضراء وحین البأس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون (بقرہ پ۲) یعنی نیکی یہ ہے کہ انسان اللہ پر ایمان رکھے۔ اور قیامت پر یقین رکھے اسی طرح فرشتوں۔ کتابوں اور نبیوں کے وجود کا قائل ہو۔ اور انہیں مانے۔ نیز اپنے رشتہ داروں۔ یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر باوجود مال کی محبت کے خرچ کرے۔ اور سوال کرنے والوں کو بھی دے۔ اور غلاموں کے آزاد کرنے میں بھی حصہ لے۔ علاوہ ازیں نماز پڑھے زکوٰۃ ادا کرے۔ اور عہد کرکے اسے پورا کرے۔ اور مصیبت اور تنگی میں صبر سے کام لے۔ اور اگر دشمن سے مقابلہ آن پڑے۔ تو بھی گھبرائے نہ۔ بلکہ صبر و استقامت دکھلائے۔ ان لوگوں کو نیکی کے دعوے میں سچا سمجھا جا سکتا ہے۔ اور یہی لوگ ہیں جن کو نیک اور پرہیزگار کہا جا سکتا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہے کہ نیکی جملہ احکام اسلام کی تعمیل کا نام ہے محض نام کا مسلمان کہلانا نیکی نہیں منہ سے کہنا کہ میں اللہ رسول کو مانتا ہوں مگر عمل نہ کرنا۔ نماز پڑھنا اور روزہ نہ رکھنا نیکی نہیں۔ نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا مگر باوجود صاحب نصاب ہونے کے زکوٰۃ ادا نہ کرنا اور استطاعت پر حج نہ کرنا نیکی نہیں۔ بعض نبیوں کو ماننا اور بعض کا انکار کرنا نیکی نہیں کلمہ طیبہ پڑھ کر خدا۔ رسول کی سب ہدایتوں کو ٹالتے رہنا نیکی نہیں۔ غرض نیکی اس بات کا نام ہے۔ کہ انسان خدا کی سب فرمودہ ہدایتوں کی پابندی کرے۔ عقائد حقہ پر ایمان رکھے۔ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرے۔ اور اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کرے۔ یہ نیکی نہیں کہ دین کے بعض حصوں پر عمل کیا جائے۔ اور بعض کو چھوڑ دیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ آیت افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کے ماتحت فرماتے ہیں۔

"یہ مرض آجکل بہت ساری ہے کہ ایک ہی کتاب کے بعض احکام کی تو تعمیل کی جاتی ہے۔ بعض کی مطلق پروا نہیں کرتے۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ مگر زکوٰۃ کا خیال تک نہیں۔ روزے رکھتے ہیں مگر نہیں سوچتے۔ کہ کسی پر ظلم کرنا برا ہے۔ یوں تو تہجد گزار ہیں۔ مگر لڑکیوں کو میراث دینے کی قسم ہے۔ یہ بہت بڑی بات ہے اس سے بچو ورنہ اسکی سزا جہنم ہے۔"

اس بیان سے غیر مبایعین اور ان لوگوں کا بھی رد ہو جاتا ہے۔ جو خیال کرتے ہیں کہ فقط کلمہ طیبہ پڑھنے سے مسلمانی قائم ہو جاتی ہے۔ حالانکہ کسی کی مسلمانی یا اسلام تبھی ثابت ہو سکتا ہے جبکہ وہ احکام اسلام کا پورے طور پر پابند ہو۔ یہود جو خدا کے غضب کا مورد ہوئے۔ تو ان کا منجملہ اور قصوروں کے ایک یہ بھی قصور تھا۔ کہ وہ دین موسوی کے بعض احکام کو مانتے۔ اور بعض کا انکار کرتے تھے۔ اور اگر یہی وصف ایک مسلمان کہلانے والے میں موجود ہو۔ تو وہ خدا کی ناراضگی کو اپنے سر سے کس طرح دور کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں۔ "ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکہ دو۔ کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آئے۔" (صفحہ ۲۶) غرض قرآن کریم اور اسلامی اصطلاح میں اصل نیکی یہی ہے کہ خدا کے سب احکام کو بجا لایا جائے۔ برخلاف اس کے بعض احکام کو ماننا اور بعض کا انکار کرنا خدا کی خوشنودی کا باعث نہیں۔ بلکہ اسکی ناراضگی کا باعث ہے۔ خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

نجات کا قرآنی نظریہ

عذابِ جہنم غیر منقطع نہیں

۴

ساتواں ثبوت

یہ ہے کہ سورہ نبا ع۲ میں خداتعالٰے نے فرمایا لٰبثین فیہا احقابا کہ کفار دوزخ میں صدیوں رہیں گے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ دوزخ غیر منقطع نہیں۔ کیا کہیں جنتیوں کے لئے بھی آیا ہے۔ کہ وہ وہاں صدیوں رہیں گے

دوزخ کا خلود و ابد

مزید براں یہ بھی ظاہر ہے کہ قرآن مجید میں جو دوزخیوں کے لئے خالدین فیہا ابدا آیا ہے۔ تو اس سے مراد لاانتہا زمانہ نہیں بلکہ ایک لمبا عرصہ مراد ہے۔ جس کو دوسری جگہ لٰبثین فیہا احقابا سے تعبیر کیا ہے۔ یعنے وہ زمانہ کئی صدیوں پر پھیلا ہؤا ہے پس ماننا پڑے گا کہ خالدین فیہا ابدا اور لٰبثین فیہا احقابا مترادف المعنٰی ہیں۔ اس لئے کہ دونوں آیات دوزخ کے عرصۂ قیام کے متعلق ہیں۔ اندریں صورت ہمیں لازماً ایک آیت کا مفہوم دوسری آیت کے تابع کر کے یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ قرآن مجید میں دوزخ کے لئے خُلد یا ابد کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ تو ان کے معنے وہی ہیں۔ جو احقابا کے ہیں۔ (احقابا حقبہ کی جمع ہے۔ جو محدود زمانہ پر بولا جاتا ہے۔ پس دوزخ کا خلود یا ابد بھی ایک محدود زمانہ ثابت ہؤا۔ از روئے لغت معلوم ہوتا ہے کہ زبان عربی میں خلود کے لئے ہمیشگی لازم نہیں۔ یہ بقائے طویل کا نام۔ اور ابد کے معنے "الدَّھرُ" بھی آئے ہیں (اقرب الموارد) یعنے ایک لمبا زمانہ۔ چنانچہ مفردات امام راغب میں تَاَبَّدَ الشَّیءُ کے معنی میں لکھا ہے یُعَبَّرُ بِہٖ عَمَّا یَبقٰی مُدَّۃً طَوِیلَۃً یعنے اس سے مراد وہ چیز لی جاتی ہے۔ جو مدت طویل تک باقی رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابد کی جمع آباد زبان عربی میں آتی ہے اگر اس کے معنے لاانتہا زمانہ کے ہوتے تو اس کی جمع نہ ہو سکتی۔ یہ تصور میں ہی نہیں آسکتا۔ کہ ایک لاانتہا زمانہ کے ساتھ دوسرا لاانتہار زمانہ ملایا جا سکے۔ لاانتہا زمانہ تو ایک ہی ہوتا۔ ایک سے زیادہ ہونا ناممکن ہے۔ پھر ہم خود زبان اردو میں طویل زمانہ پر ابد کا لفظ بولتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید میں ابد اور خلد کے الفاظ محدود زمانہ کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ ایسی امثلہ درج ذیل ہیں۔ (۱) وما جعلنا لبَشَرٍ مِّن قبلِکَ الخُلدَ اَفَائِن مِّتَّ فَھُمُ الخٰلِدُون (سورہ انبیاء رکوع ۳) خلود کے معنے مفسرین نے مکث طویل یعنی زیادہ دیر تک زندہ رہنے کے بھی کئے ہیں۔ یہاں بھی یہی معنے مراد ہیں۔ کیونکہ غیر محدود زمانہ کی حد بست نہیں ہو سکتی۔ اور یہاں من قبلکَ موجود ہے۔ یعنے قبلیت کی شرط لگا کر حدبست کر دی ہے۔ جس سے معلوم ہؤا۔ کہ خلد کے معنے ہمیشہ غیر محدود زمانہ کے نہیں ہو سکتے۔ علاوہ ازیں میں دکھلا چکا ہوں۔ کہ خالدین فیہا کے بعد اِلَّا ماشاءَ رَبُّکَ کا استثناء بھی آیا ہے۔ یعنے دوزخی دوزخ میں رہیں گے اسی زمانہ تک جب تک کہ خدا چاہے گا۔ گویا خلودِ دوزخ ایک محدود زمانہ ہے غیر مقطوع زمانہ نہیں۔

قرآن مجید میں لفظ ابد کا استعمال

اب لفظ ابد کا استعمال قرآن مجید سے محدود زمانہ کے لئے ملاحظہ ہو۔ (۱) سورہ احزاب میں فرمایا لا ان تنکحوا ازواجہٗ من بعدہٖ ابدا۔ تمہیں مناسب نہیں کہ رسول اللہ کی بیویوں سے اس کے بعد کبھی بھی نکاح کرو۔ یہاں لفظ ابد امہات المؤمنین کے زمانہ حیات کے لئے استعمال ہؤا ہے۔ (۲) سورہ نور میں فرمایا لا تقبلوا لھم شھادۃً ابدا پاک دامن عورتوں پر الزام لگانے والوں کی گواہی کبھی قبول نہ کرو (۳) سورہ نور آیت ۲۲ میں فرمایا لولا فضلُ اللہِ علیکم ورحمتہٗ ما زکٰی منکم من احدٍ ابدا اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی۔ تو کوئی بھی تم میں سے کبھی پاک نہ ہوتا۔ یہاں صحابہ کرام کی زندگی تک کے زمانہ کے لئے ابد کا لفظ استعمال ہؤا ہے۔ (۴) ولا یَتَمَنَّونَہٗ اَبَدًا (سورہ جمعہ رکوع ۱) یہودی جن کو دعوت مباہلہ دی گئی ہے کبھی بھی موت کی تمنا نہ کریں گے۔ کیا جن یہودیوں کو مقابلہ کے لئے بلایا گیا تھا۔ انہوں نے ابد تک زندہ رہنا تھا؟ (۵) اِنَّا لَن نَّدخُلَھَا اَبَدًا مَّا دَامُوا فِیھَا (مائدہ ع۴) اے موسٰی ہم سرزمین مصر میں ہرگز کبھی بھی داخل نہ ہوں گے۔ جب تک کہ وہ لوگ وہاں رہیں گے۔ یہاں بھی ابد کا لفظ محدود زمانہ کے لئے استعمال ہؤا ہے (۶) ولَن تُفلِحُوا اِذًا اَبدا (کہف رکوع ۱۵) اصحاب کہف ایک دوسرے سے کہتے ہیں۔ کہ اس صورت میں تم کبھی کامیاب نہ ہو گے (۷) کفار کے متعلق فرمایا فلن یھتدوا اذًا ابدا وہ ہرگز کبھی ہدایت نہ پائیں گے۔ (۸) وَلَا نُطِیعُ فِیکُم اَحَدًا اَبدا (حشر رکوع ۲) اہل کتاب کہتے ہیں۔ کہ ہم تمہارے معاملہ میں کسی کی بھی اطاعت نہ کریں گے۔ کیا اہل کتاب نے تا ابد زندہ رہنا تھا؟

پس خُلد۔ اور ابد کے الفاظ محدود معنوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے لٰبثین فیہا احقابا کہہ کر بتا دیا۔ کہ دوزخ کی ابدیت ایک محدود زمانہ ہے۔

احادیث میں جہنم کا ذکر

اب ذیل میں احادیث پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہنم غیر مقطوع نہیں۔ بلکہ آخر کار ختم ہو جائے گا۔ (۱) لَیَاتِیَنَّ علٰی جہنم یوم تصفق فیہ ابوابھا لیس فیھا احد وذالک بعد ما یلبثون فیھا احقابا۔ یعنے ضرور جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ اس کے دروازے بجیں گے اور اس میں کوئی شخص نہ ہوگا یہ اس وقت ہوگا۔ جبکہ لوگ کئی صدیاں اس میں رہ چکے ہوں گے۔ یہ حدیث قرآن کریم کے مطابق ہے۔ سورہ نبا میں اللہ تعالٰے فرماتا ہے لٰبثین فیہا احقابا۔ کہ کفار دوزخ میں صدیوں رہیں گے۔ اس حدیث میں ہے۔ بعد ما یلبثون احقابا یعنے دوزخ میں کئی صدیاں گذار نے کے بعد دوزخ ختم ہو جائے گی۔ جس حدیث کو قرآن کریم کی مہر تصدیق حاصل ہو اس کی سچائی میں کوئی شائبہ شک کا نہیں ہو سکتا۔ وہ حدیث یقیناً سچی ہے۔ (۲) دوسری حدیث مشہور حدیث شفاعت ہے۔ جو کہ بخاری اور مسلم دونوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مومنوں۔ نبیوں اور فرشتوں کی شفاعت سے دوزخ سے ایسے لوگ بھی نکال لئے جائیں گے۔ جنہوں نے ایک ذرہ برابر بھی نیکی کی ہو گی۔ تو اللہ تعالٰے فرمائیگا لَم یَبقَ اِلَّا اَرحَمُ الرّٰحِمِینَ فیقبض قبضۃً مِّن النَّارِ فیُخرِجُ منھا قومًا لم یعملوا خیرًا قطُّ کہ اب سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالا باقی رہ گیا۔ پس وہ ایک مٹھی دوزخ سے بھرے گا۔ اور دوزخ سے ایسے لوگوں کو نکال لے گا۔ جنہوں نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا ہوگا واضح رہے۔ کہ خداتعالٰے کی مٹھی سے جسمانی مٹھی مراد نہیں۔ اس سے مراد احاطہ ہی ہوتا ہے۔ فرمایا۔ والارضُ جمیعًا قبضتُہٗ یومَ القیٰمۃِ والسّمٰوٰتُ مَطوِیّٰتٌ بِیَمِینِہٖ (سورہ الزمر ۳۹ آیت ۶۷) اور زمین سب قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہو گی۔ اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ خداتعالٰے کی مٹھی کی وسعت ظاہر ہے۔ اب اندازہ لگائیں کہ خداتعالٰے کی مٹھی سے جو دوزخ سے بھری جائے گی۔ کیا کوئی باہر رہ سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم

زیر نظر موضوع پر جو کچھ لکھا گیا ہے یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے علم کی محبہ ایسے ہیچ مدان نے خوشہ چینی کی ہے۔ اب تبرکاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ تحریر فرماتے ہیں:-

خداتعالٰے ہمیں یہ ..... تعلیم دیتا ہے کہ کفار ایک مدت دراز تک عذاب میں رہ کر آخر وہ خداتعالٰے کے رحم سے حصہ لیں گے

جیساکہ حدیث میں بھی ہے۔ یاتی علی جہنم زمان لیس فیھا احد ونسیم الصبا تحرک ابوابھا یعنی جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اس میں کوئی بھی نہیں ہوگا۔ اور نسیم صبا اس کے کواڑ ہلائیگی۔ اسی کے مطابق قرآن شریف میں یہ آیت ہے الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید۔ یعنی دوزخی دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے لیکن جب خدا چاہے گا تو ان کو دوزخ سے مخلصی دیگا۔ کیونکہ تیرا رب جو چاہتا ہے کر سکتا ہے۔ یہ تعلیم خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کے مطابق ہے۔ کیونکہ اس کی صفات جلالی بھی ہیں اور جمالی بھی ہیں اور وہی زخمی کرتا ہے اور وہی پھر مرہم لگاتا ہے۔ اور یہ بات نہایت نامعقول اور خدائے عزوجل کے صفات کاملہ کے برخلاف ہے کہ دوزخ میں ڈالنے کے بعد ہمیشہ اس کے صفات قہریہ ہی جلوہ گر ہوتی رہیں۔ اور کبھی صفت رحم اور عفو کی جوش نہ مارے۔ اور صفات کرم اور رحم ہمیشہ کے لئے معطل کی طرح رہیں۔ بلکہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مدت دراز تک جس کو انسانی کمزوری کے مناسب حال استعارہ کے رنگ میں ابد کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ دوزخی دوزخ میں رہیں گے۔ اور پھر صفت رحم اور کرم تجلی فرمائے گی۔ اور خدا اپنا ہاتھ دوزخ میں ڈالے گا۔ اور جس قدر خدا کی مٹھی میں آجائینگے سب دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ پس اس حدیث میں بھی آخر کار سب کی نجات کیطرف اشارہ ہے۔ کیونکہ خدا کی مٹھی خدا کی طرح غیر محدود ہے۔ جس سے کوئی بھی باہر نہیں رہ سکتا۔ یاد رہے کہ جس طرح ستارے نوبت بہ نوبت طلوع کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح خدا کے صفات بھی طلوع کرتے رہتے ہیں۔ کبھی انسان خدا کے صفات جلالیہ اور استغنائے ذاتیہ کے پرتوہ کے نیچے ہوتا ہے۔ اور کبھی صفات جمالیہ کا پرتوہ اس پر پڑتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کل یوم ھو فی شان پس یہ سخت نادانی کا خیال ہے کہ ایسا گمان کیا جائے۔ کہ بعد اس کے کہ مجرم لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ پھر صفات کرم اور رحم ہمیشہ کیلئے معطل ہو جائیں گی۔ اور کبھی ان کی تجلی نہیں ہوگی۔ کیونکہ صفات اللہ کا تعطل ممتنع ہے۔ بلکہ حقیقی صفت خدا تعالیٰ کی محبت اور رحم ہے اور وہی ام الصفات ہے۔ اور وہی کبھی انسانی اصلاح کے لئے صفات جلالیہ اور غضبیہ کے رنگ میں جوش مارتی ہے۔ اور جب اصلاح ہو جاتی ہے تو محبت اپنے رنگ میں ظاہر ہو جاتی ہے اور بطور موہبت ہمیشہ کیلئے رہتی ہے۔ خدا ایک چڑچڑا انسان کی طرح نہیں ہے جو خواہ نخواہ عذاب دینے کا شائق ہو اور وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ لوگ اپنے پر آپ ظلم کرتے ہیں۔ اس کی محبت میں تمام نجات اور اسکے چھوڑنے میں تمام عذاب ہے۔“ (چشمہ مسیحی صفحہ ۲۹ و ۳۰)

(احقر عبد القادر لائل پور)

یوم تبلیغ برائے غیر مسلماں اور احباب جماعت کا فرض

جماعت احمدیہ کے ذمہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر جو کام بطور جہاد سپرد ہے۔ وہ تبلیغ و اشاعت ہے چنانچہ بفضلہ تعالیٰ مختلف ذرائع سے تبلیغ جاری ہے، مگر تبلیغ کا ایک نہایت ضروری اور موثر جزو یعنی تبلیغ بذریعہ اشاعت بہت کمزور حالت میں ہے۔ بلکہ اس مقصد عظیم کے پیش نظر کہ نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کرنی ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ نشر و اشاعت ایسا کارآمد اور موثر حربہ صحیح طور پر استعمال ہی نہیں کیا جارہا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بنفس نفیس اسکی بنیاد رکھی اور اس سلسلہ میں ایسا عظیم الشان کام کیا کہ علم و ہدایت کا ایک بحر ذخار اور نور و برکات کا ایک نہ ختم ہونیوالا خزانہ ہمارے سپرد ہو گئے جس کا اکناف عالم میں پھیلانا اور اس دولت بے بہا کا ہر کس و ناکس تک پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو الٰہی کارخانہ چلانے کیلئے جماعت احمدیہ کے سپرد فرمایا۔ اسکی دوسری شاخ ہی نشر و اشاعت مقرر فرمائی۔ فرماتے ہیں:۔ ”دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنیکا سلسلہ ہے جو کہ بحکم الٰہی اتمام حجت کی غرض سے جاری ہے اور اب تک بیس ہزار سے کچھ زیادہ اشتہارات اسلامی حجتوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کیلئے شائع ہو چکے ہیں۔ اور آیندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ ہوتے رہینگے۔“ چنانچہ اسکے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی تلقین بھی فرمائی (فتح اسلام) گویہ الٰہی کارخانہ بفضلہ تعالیٰ باوجود ہماری نہایت ہی حقیر قربانیوں کے جاری ہے، اور اس لحاظ سے ایک طرح جماعت احمدیہ اپنا فرض نبھا رہی ہے، مگر یہ بھی ضروری ہے کہ فریضہ تبلیغ و اشاعت جو کہ بطور جہاد ہمارے سپرد ہے۔ اس کا کام ہر پہلو سے مکمل ہو۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نشر و اشاعت کو تبلیغ کا ایک ضروری پہلو اور جزو قرار دیا ہے۔ اس لئے جہاں دوست تبلیغ کے دوسرے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں ان کو چاہیئے کہ اس فریضہ جہاد کو مکمل کرنیکے لئے اشاعت میں بھی ضرور حصہ لیں اور نشر و اشاعت کیلئے حتی الوسع قربانی کر کے اس ثواب سے بھی محروم نہ رہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نشر و اشاعت کو اس الٰہی کارخانے کی علیحدہ طور پر ایک مستقل شاخ قرار دیا ہے جس کا چلانا ہمارا فرض ہے اس خیال سے کہ نشر و اشاعت کا کام باقاعدہ ہو جائے۔ فی الحال عام چندے کا صرف چالیسواں حصہ اس کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ سب جماعتیں آسانی سے اسمیں حصہ لے سکیں مثال کے طور پر جو جماعت ۴۰ روپے ماہوار دوسرے چندے ادا کرتی ہو۔ اسکے لئے نشر و اشاعت ایسے کار ثواب اور ضروری فریضہ کیلئے ایک روپیہ ادا کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ چونکہ عہدیداران اور احباب جماعت کی طرف سے چندہ نشر و اشاعت کیطرف کماحقہ توجہ نہیں کیجاتی۔ اسلئے آنیوالے یوم التبلیغ برائے غیر مسلماں مورخہ ۲۴ ہجرت ۱۳۲۱ ہش مطابق ۲۴ مئی ۱۹۴۲ء کیلئے بجائے حسب سابق قرض اٹھا کر لٹریچر شائع کر کے سب جماعتوں کو بھجوانے کے یہ تجویز کی گئی ہے کہ جو جماعتیں سال ۱۳۲۰ ہش و ۱۳۲۱ ہش کا چندہ ۱۷ ہجرت ۱۳۲۱ ہش مطابق ۱۷ مئی ۱۹۴۲ء تک خزانہ میں داخل نہ کرینگی انکو ٹریکٹ نہیں بھجوائے جائینگے۔ ہاں جو جماعتیں سال رواں کا نصف چندہ داخل کر دیں اور باقی آئندہ سال میں ادا کرنیکا وعدہ کریں انکو لٹریچر بھجوا دیا جائیگا۔ مگر جو جماعتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس قائم کردہ شاخ نشر و اشاعت کی مدد نہیں کریں گی وہ اس سے فائدہ اٹھانے کی بھی حقدار نہیں ہیں۔ اسلئے وہ فریضہ تبلیغ کے اس حصہ سے خود ہی محروم رہیں گی۔

امید واثق ہے کہ انشاء اللہ العزیز جو جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح تبلیغ و اشاعت اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے مجاہدانہ رنگ میں کام کر رہی ہے اس کا کوئی حصہ بھی اس وضاحت کے بعد اور خصوصاً ایسے نازک دور میں جبکہ تمام دنیا امام الزمان کے انکار کی وجہ سے عذاب الٰہی کی آماجگاہ بن چکی ہے اپنے پیارے امام کے پیغام کی اشاعت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گا۔ اور احباب جماعت اور عہدیداران پوری سعی سے ہمارے ساتھ تعاون فرماویں گے۔ (خاکسار خلیفہ صلاح الدین احمد مہتمم نشر و اشاعت صیغہ دعوۃ و تبلیغ قادیان دارالامان)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۲۳۶۲ منکہ رمضان بی بی زوجہ ناظر دین قوم موچی احمدی ساکن موضع بگول۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد زیورات طلائی و نقرئی مبلغ ۶۰/- روپے اور مبلغ دو صد روپیہ میرا مہر ہے کل مالیت ۲۶۰ روپے کی مالک ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ موصوف کر دوں۔ تو اسی قدر رقم وصیت سے منہا ہوگی۔ والسلام۔

الامتہ۔ رمضان بی بی بگول۔ گواہ شد۔ ناظر دین ساکنہ بگول خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ قمر الدین مولوی فاضل کاتب خیر الدین سیکھواں۔

نمبر ۶۱۲۹ منکہ فضل کریم احمدی ولد میاں احمد دین قوم خواجہ پیشہ ڈاکٹری عمر ۴۰ سال ساکن کھوتیاں تحصیل چکوال حال بالاکوٹ ضلع ہزارہ صوبہ سرحد تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ کچھ جائیداد بصورت مکانات ہے۔ لیکن ابھی وہ متنازعہ فیہ ہے۔ کچھ قرضہ میں رہن ہے۔ بنابراں اس وقت میں اپنی آمدن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ میرے پیشہ ڈاکٹری میں ہوتی ہے۔ اپنی آمدن سے ۱/۱۰ حصہ بصورت نقدی سہ ماہی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان تازیست کرتا رہونگا۔ اور میری موت کے بعد جو میری جائیداد غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں نے اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے آگے ادا کر کے رسید حاصل کر لی۔ تو وہ ادائیگی منہا کی جاویگی۔ لہذا یہ چند سطور بطور وصیت تحریر کے لکھی ہیں۔ کہ سند رہے۔ العبد ڈاکٹر فضل کریم بقلم خود بالاکوٹ۔ گواہ شد۔ عبد الرحمن خان بالاکوٹ۔ گواہ شد۔ ایم حفیظ اللہ جنرل مرچنٹ بساطی۔ بالاکوٹ۔

نمبر ۶۱۲۱ - منکہ سید محمد قاسم احمدی بخاری ولد سید محمد تقی میاں احمدی بخاری قوم سید پیشہ کاشتکاری عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۸۹۹ء ساکن شاہجہانپور - محلہ ایمن زی جلالنگر ڈاک خانہ صدر ضلع شاہجہانپور - صوبہ یو - پی - بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ماہ امان ۱۳۲۱ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

(۱) حقیت زمینداری باز یافت واقع موضع شہباز نگر محال بانگر تحصیل و ضلع و پرگنہ شاہجہانپور تعدادی ۲۵-۶ میں سے ایک چہارم کا مالک ہوں - میں اپنی ملکیت ایک چہارم میں سے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جس کی قیمت تخمینی مبلغ تین سو روپیہ ہوگی -

(۲) حقیت زمینداری باز یافت واقع موضع جلال نگر تھوک ایمن زی تحصیل و پرگنہ و ضلع شاہجہانپور تعدادی ۷۸-۵ میں سے ایک چہارم کا مالک ہوں - میں اپنی ملکیت ایک چہارم میں سے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں کہ جس کی قیمت تخمینی مبلغ دو سو روپے ہے (۳) ایک قطعہ مکان مسکونہ کہنہ جدی واقعہ محلہ ایمن زی جلال نگر اراضی ۷ موصی شرقی، راضی ۵ موصی غربی - جنوبی راستہ شمالی راستہ قیمتی -/۳۰۰ (۴) ایک قطعہ اراضی محدودہ واقع محلہ ایمن زی جلالنگر شرقاً مکان فراست علی خان غرباً مکان موصی جنوباً راستہ شمالاً راستہ قیمتی -/۱۰۰ (۵) ایک قطعہ اراضی محدودہ واقع محلہ ایمن زی جلال نگر شرقاً مکان ۳ موصی - غرباً مکان جعفر علی خان جنوباً راستہ شمالاً راستہ قیمتی -/۱۰۰ (۶) ایک قطعہ اراضی محدودہ واقعہ محلہ ایمن زی جلالنگر شرقاً مکان ملک اصغر علیخان غرباً مکان کنیز فاطمہ جنوباً راستہ شمالاً اراضی ۶ موصی قیمتی -/۲۰۰

(۷) ایک قطعہ اراضی محدودہ واقع محلہ ایمن زی جلالنگر شرقاً مکان صادق حسین خانصاحب غرباً اراضی افتادہ ملک عبداللہ خان جنوبی مکان عبدالعلی خان شمالاً اراضی ۶ موصی -/۱۰۰ (۸) جملہ سامان خانہ داری و کتب -/۱۰۰ کل -/۱۵۰۰ - مندرجہ بالا حقیت منقولہ و غیر منقولہ میں سے جس چیز کی قیمت میں بحیات خود ادا کردوں اور اسکی رسید باقاعدہ حاصل کرلوں تو وہ منہا کر کے بقیہ جائیداد کی قیمت میرے ورثاء سے طلب کرلیجائے اگر وہ ادائیگی بقیہ قیمت سے انکار کریں تو پھر صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہے کہ وہ بقدر اپنے حصہ کے اس جائیداد پر قبضہ کرے چونکہ میری آمدنی ماہوار نہیں ہے بلکہ گزارہ میرا کاشت پر ہے جو کہ سالانہ ہوتی ہے جس کا اندازہ آٹھ روپے ماہوار کا ہوتا ہے لیکن میں اپنی خوشی سے مبلغ بارہ روپے سالانہ سال تمام پر ادا اور بے باق کرتا رہونگا - اندر سال جسوقت میرے پاس کل یا جزو آجائے ادا کر کے اسکی رسید حاصل کرتا رہونگا اور جو بقیہ رہ جائے وہ میرے ورثاء سے وصول کرلیا جائے بعد وفات میری کے اور جو متروکہ بصورت نقد یا بصورت جائیداد سوائے مندرجہ فارم ہذا کے اور کہیں ملکیت میری ثابت ہو تو اس پر بھی بعد منہائی اخراجات تجہیز و تکفین میری کے جس میں میری نعش کو اگر اجازت ہو - تو مقبرہ بہشتی تک پہنچانا بھی شامل ہے - دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

العبد - سید محمد قاسم احمدی بخاری موصی
گواہ شد - حافظ سید مختار احمد جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ شاہجہانپور -
گواہ شد - حافظ عبدالجلیل آنریری منصف و سیکرٹری مال انجمن احمدیہ شاہجہانپور

"وی - پی" وصول کرنا اخلاقی فرض ہے

ہم اخبار میں کئی دفعہ اعلان کرنے کے بعد کہ اگر "وی - پی" رکوانا ہو تو اطلاع دے دی جائے - "وی - پی" ارسال کرتے ہیں - لیکن اس کے باوجود بعض اصحاب "وی - پی" وصول نہیں کرتے - نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ "وی - پی" کا خرچ بلا وجہ دفتر پر پڑ جاتا ہے - ہم احباب سے مؤدبانہ عرض کرتے ہیں کہ یہ طریق سراسر نقصان دہ ہے - "وی - پی" وصول کرنا یوں بھی اخلاقی فرض ہے - لہذا احباب کو اس بارے میں پورا پورا تعاون فرمانا چاہیئے

(مینجر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ٹوکیو ۱۸ اپریل سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آج پہلی بار ٹوکیو پر امریکن طیاروں نے حملہ کیا۔ جو کسی طیارہ بردار سے اُڑ کر آئے تھے۔ کئی بم گرائے گئے۔ کچھ نقصان بھی ہوا خیال ہے کہ کوئی امریکن طیارہ بردار جہاز جاپان کے نزدیک سمندر میں نقل و حرکت کر رہا ہے۔ ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ یہ حملہ سات گھنٹے جاری رہا۔ یوکوہاما۔ اوساکا۔ کوبے۔ ناگویا وغیرہ شہروں پر بھی حملہ ہوا یا کہ ہے کم ہوائی حملوں کے الارم ہوئے لیکن امریکہ کے بحری یا فضائی محکمہ سے اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔ کولمبیا براڈکاسٹنگ سسٹم نے کہا کہ دن کے وقت بمباری خلاف معمول ہے۔ ممکن ہے یہ بھی کوئی جاپانیوں کی چال ہو۔

لنڈن ۱۸ اپریل جرمنی پر برطانی طیاروں کی سرگرمیاں خوفناک صورت اختیار کر رہی ہیں بعض کئی کئی سو ہوائی جہاز جاکر حملے کرتے ہیں۔ آج پانسو میل کا سفر طے کر کے برطانی طیاروں نے ایک جرمن طیارہ ساز کارخانے پر شدید حملہ کیا۔

واشنگٹن ۱۸ اپریل۔ امریکہ کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ فلپائنز میں جزیرہ کسیبو کے صدر مقام پر جاپانیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ مگر اس کے آس پاس سخت لڑائی ہو رہی ہے۔

کیلیفورنیا ۱۸ اپریل آج صبح یہاں اور سان فرانسسکو کے بعض اضلاع پر ہوائی حملہ کے خطرہ کا الارم ہوا۔ جو آدھ گھنٹہ بعد دور ہو گیا۔

دہلی ۱۸ اپریل ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ برما میں تیل کے چشمے تباہ کر دیے گئے ہیں۔ جاپانیوں نے انہیں تباہی سے بچانے کی زبردست کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ جاپانی فوجیں ینانگ یانگ کی سڑک پر قابض ہونے کے لئے پورا زور لگا رہی ہیں۔ برما کے وسطی مورچہ پر دست بدست لڑائی ہو رہی ہے۔ تباہ شدہ چشموں کی ماہوار پیداوار [illegible]

چنگکنگ ۱۸ اپریل۔ ایک چینی کمیونک میں بتایا گیا ہے۔ کہ دریائے سالوین کو پار کرنے میں جاپانیوں کو بھاری نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اس وقت برما کے تینوں محاذوں پر گھسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جاپانی سیام سے ملحقہ صوبہ کیبرنی میں بھی آگے بڑھ گئے تھے۔ اور پایہ تخت سے صرف ۲۴ میل دور تھے۔ مگر چینی فوجوں نے انہیں مار کر پیچھے ہٹا دیا۔

برلن ۱۸ اپریل نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ فرانس میں موسیو لاوال نے وزارت عظمیٰ کے علاوہ وزارت داخلہ اور خارجہ بھی خود سنبھال لی ہے۔ وزیر اطلاعات بھی وہ خود ہی ہو گا۔ باقی وزرا غیر معروف اور لاوال کے پٹھو ہیں۔

لنڈن ۱۸ اپریل سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آزاد فرانسیسی آبدوز "سرکف" غالباً ڈوب گئی ہے۔ یہ دنیا بھر میں سب سے بڑی آبدوز تھی۔ اور بیک وقت بارہ ہزار میل کا سفر کر سکتی تھی۔ اس کے ملاحوں کی تعداد ۱۵۰ تھی۔ فرانس کی شکست کے وقت یہ برطانیہ کے بیڑے میں آگئی تھی۔

سنبلپور ۱۸ اپریل حکومت اڑیسہ کے دفاتر یہاں منتقل ہو گئے ہیں۔ اور کام باقاعدہ شروع ہو چکا ہے۔ کلرکوں کی رہائش کے لئے یہاں کوارٹر بنائے جا رہے ہیں سکولوں وغیرہ کی عمارتوں میں دفتر کھولے گئے ہیں۔

لاہور ۱۸ اپریل۔ میسرز اے۔ سی گوئیل کمپنی کے مینیجر کو گراں قیمت پر کاغذ فروخت کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ مگر آج لالہ بنواری لال صاحب مجسٹریٹ کی عدالت نے انہیں بری کر دیا۔

لنڈن ۱۸ اپریل۔ یونان سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں ستر لاکھ یونانی فاقہ کشی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لاکھوں نے کئی ماہ سے روٹی کی شکل نہیں دیکھی۔ دس فیصدی بچے پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں

سٹاک ہالم ۱۸ اپریل معلوم ہوا ہے کہ روسی فوجیں دشمنی مورچوں کو توڑنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ اور جرمنوں کے ایک قلعہ بند مورچہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ مورچہ بہت مضبوط سمجھا جاتا تھا۔ روسی نقصانات کے خیال سے بے نیاز ہو کر شدید حملے کر رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ نہرستالن پر اپنے پاؤں جمالیں۔ کالینن کے محاذ پر بہت سا سامان جنگ روسیوں کے قبضہ میں آیا ہے۔

لاہور ۱۸ اپریل پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ پٹرول کی بہم رسانی میں دقت کی وجہ سے رکٹی فائیڈ سپرٹ کو موٹروں میں جلانے کے لئے فروخت کی اجازت کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اور یکم مئی سے لاہور۔ امرتسر اور پٹھانکوٹ میں یہ فروخت شروع ہو جائے گی۔ دیگر مقامات پر بعد میں اجازت دی جائیگی۔

نیویارک ۱۹ اپریل معلوم ہوا ہے کہ برطانی فوج کے ایک دستہ نے رات کو ناروے کے ساحل پر اتر کر جرمنی کے سلسلہ رسل و رسائل کو تباہ کر دیا۔ ایک جرمن کمانڈر کو گرفتار کر لیا۔ اور بہت سے ضروری کاغذات قبضہ میں کر لئے۔

لنڈن ۱۸ اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنوں نے بلجیم کے پانیوں میں سرنگیں بچھا دی ہیں۔ فرانس کی بندرگاہوں میں بھی سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ بلجیم کے بعض شہر شہریوں سے خالی کرائے جا رہے ہیں۔

دہلی ۱۸ اپریل حکومت ہند نے بیس لاکھ کی رقم اس غرض سے منظور کی ہے۔ کہ خوردنی اجناس پیدا کرنے والوں کو اس سے مدد دی جائے گی۔ تا وہ زیادہ سے زیادہ اجناس پیدا کر سکیں

واشنگٹن ۱۸ اپریل جاپانیوں نے جزیرہ سیبو (فلپائن) میں بھی فوجیں اتار دی ہیں۔ جہاں امریکن فوج بہادری سے مقابلہ کر رہی ہے۔ جاپانی توپوں اور طیاروں نے دن بھر کو ایگیڈور پر بمباری جاری رکھی۔ امریکن توپوں نے جزیرہ باٹان میں پُلوں اور سڑکوں کو توڑ دیا۔ جاپانی طیاروں نے مورسبی کی بندرگاہ پر ۲۶ واں حملہ کیا۔ ان میں سے تین گرائے گئے۔

دہلی ۱۸ اپریل۔ امریکن طیاروں نے رنگون پر مسلسل دو گھنٹے بمباری کی۔ بندرگاہ میں ٹھہرے ہوئے جاپانی جہازوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔

ملبورن ۱۸ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اتحادی طیاروں نے ڈچ ٹیمور میں کوپانگ کے جاپانی اڈے پر زبردست بمباری کی۔

دہلی ۱۸ اپریل حکومت ہند نے ڈیڑھ آنہ کے نئے پوسٹل ٹکٹ جاری کئے ہیں۔ تا لفافوں پر لگانے میں آسانی ہو۔

ناگپور ۱۸ اپریل۔ ڈاکٹر مونجے نے آج یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرس نے سر کرپس کے پاس ایک مسلمان کو نمائندہ بنا کر بھیجا۔ اور وہ ترجمان کے طور پر بھی ایک مسلمان ہی کو ساتھ لے گیا۔ اب خدا جانے ان دونوں نے سر موصوف سے کیا کہا۔ اور ان سے کیا سمجھوتہ کیا۔

لاہور ۱۸ اپریل۔ پنجاب گورنمنٹ نے شہر سے باہر پناہ گاہیں بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایمرجنسی حالات میں پانی کی بہم رسانی کے لئے بھی تسلی بخش انتظامات کئے جا رہے ہیں بعض ایسے دیہات تجویز کئے گئے ہیں۔ جہاں ہنگامی حالات میں شہریوں کے لئے مکانات بنائے جائیں گے۔ میونسپل استانیوں کو نرسوں کا کام سکھایا جا رہا ہے۔ مگر یہ سب احتیاطی تدابیر ہیں ورنہ لاہور پر حملہ کا کوئی خطرہ نہیں۔

دہلی ۔ ۱۸ اپریل چیف کمشنر نے لوگوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ شہر چھوڑ کر نہ جائیں۔ کیونکہ دہلی پر حملہ کا کوئی احتمال نہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی